سوال

(365) موجودہ دور کے یہود ونصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

موجودہ دور کے یہود ونصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے یا نہیں، کیا ہم مسلمان کھا سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ احکام کے لحاظ سے اسلام نے غیر مسلم گروہوں کو دو فرقوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک اہل کتاب، دوسرے عام غیر مسلم، اہل کتاب سے مراد وہ لوگ ہیں جو کے وجود، رسالت اور وحی والہام کے قائل ہیں اور کسی ایسے نبی اور اس کی کتاب پر ایمان رکھتے ہوں جن کی نبوت کی خود اسلام نے توثیق کی ہو۔ ایسی قومیں دنیا میں دو ہی ہیں۔ یہودی اور عیسائی۔ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں اور تورات کو کتاب اللہ مانتے ہیں۔ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت کے قائل ہیں اور انجیل کو الہامی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔ پھر یہ دونوں وہ شخصیتیں ہیں جن کو نبی ہونے کی خود قرآن شہادت دیتا ہے۔ اس لئے ان دونوں کو ماننے والے اہل کتاب قرار پائے۔ چاہے وہ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ ہی کیوں نہ ٹھہراتے ہوں۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق جو نرمی برتی ہے وہ جانتے اور بوجھتے ہوئے کہ ان کے عقائد وافکار حضرت مسیح کے بارے میں مبالغہ آمیز ہیں، لہٰذا اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ... المائدة 5

''کل پاکیزہ چیزیں آج تمہارے لئے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال ہے اور یہاں طعام سے مراد بالاجماع ذبیحہ ہے۔''

حضرت ابن عباس، ابو امامہ، مجاہد، سعید بن جبیر، عکرمہ عطاء، حسن بصری، مکحول، ابراہیم نخعی وغیرہ تابعین، سدی مقاتل بن حیان جیسے اہل علم نے وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ سے ذبیحہ ہی بیان فرمایا ہے۔ اسی پر اہل علم کا اجماع ہو چکا ہے کہ اہل کتاب (یہود وعیسائی) کا ذبیحہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں غیر اللہ کا ذبیحہ حرام ہے؟ اور ذبیحہ پر اللہ کا ہی نام لیتے ہیں، اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسے عقائد رکھتے ہین جس سے منزہ اور پاک ہے۔ جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں امام ابن کثیر ارقام فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَمُجَاهِدٌ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ، وَمَكْحُولٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَالسُّدِّيُّ وَمُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ: يَعْنِي ذَبَائِحَهُمْ، وَهَذَا أَمْرٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ، أَنَّ ذَبَائِحَهُمْ حَلَالٌ

بمسلمین، لأنهم یعتقدون تحریم الذبح لغیر اللہ، ولایذکرون علی ذبائحهم إلا اسم اللہ، وإن اعتقدوا فیه تعالی ما هو منزہ عنه تقدس وتعالیٰ (1) تفسیر ابن کثیر : ج2ص22)

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ اہل کتاب سے مراد وہ یہود و نصاریٰ ہیں جن کے آباواجداد رسول اللہ ﷺ کے عہد میں موجود تھے، وہ چوہڑے جو تشکیل پاکستان کے موقع پر مسیحی بنے ہیں، وہ اہل کتاب ہرگز نہیں، اسی طرح جو مسلمان عیسائی بنتا ہے وہ عیسائی ہرگز نہیں، وہ مرتد اور واجب القتل ہے، لہٰذا نسل در نسل آنے والے یہود و نصاریٰ کا ذبیحہ حلال ہے۔تاہم ان کے ذبیحہ کے حلال ہونے کے لئے تین شرطوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ ذبح کے لئے وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہو جو اسلام نے بیان کیا ہے۔

دوسرے اس پر واقعی اللہ کا نام لیا جائے۔ اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے اور کسی اور کا یا حضرت مسیح کا نام لیا جائے تو اب اس کا کھانا حلال نہ ہوگا۔ (2) (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ج1ص726)

تیسرے وہ واقعی اہل کتاب ہوں، یعنی حقیقی معنوں میں رسالت اور الہام ووحی وغیرہ کے قائل ہوں۔ مگر وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ہستی، رسالت اور مذہب کے منکر ہوں تو چاہیے وہ رسماً یہودی و عیسائی ہی کیوں نہ کہلائیں۔ حقیقت میں وہ اہل کتاب نہ ہوں گے اور نہ ان کے ذبیحے مسلمانوں کے لئے حلال ہوں گے۔

ان تفصیلات پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ یورپ میں لوگ اہل کتاب کہلاتے ہیں عموماً ان کے ذبیحے حلال نہیں ہوتے۔ اول تو ان کی اکثریت الحاد اور دہریت کی قائل ہے اور مذہب الہام ووحی وغیرہ کی سخت منکر ہے۔ وہ تو ان عقائد کا مذاق اڑاتی ہے اور مذہبی دنیا کے اپنے خیال میں توہماتی عقیدوں سے آزاد ہوجانے کی تلقین کرتی پھرتی ہے۔

مزید برآں یہ کہ مذہب سے دوری کی وجہ سے ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا بھی ان کے ہاں متروک ہے۔

پس اہل کتاب (یہود و عیسائی) کا وہ ذبیحہ حلال ہے جو اسلام کے مطابق ذبح کیا گیا ہو اور واقعی اللہ کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔ یعنی کوئی یہودی یا عیسائی خود یہ وضاحت کرے کہ ہم نے اس کو اللہ کا نام لے کر شرعی طریقے پر ذبح کیا ہے یا کوئی دوسرا غیر مسلم اس طرح کی خبر دے اور اس کو جھٹلانے کے لئے کوئی واضح وجہ نہ ہو تو اہل کتاب کا ایسا ذبیحہ بلاشبہ مسلمانوں کے لئے حلال ہے، ورنہ اجتناب کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص863

محدث فتویٰ